

۱۔ اے محمدؐ اور عثمانؓ

شیخ الاسلام حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب گمروہی رحمۃ اللہ علیہ

قُلْ اِنَّ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ حَتّٰى يَرْحَمَكُمُ اللّٰهُ
 اب کبر و بیٹے کو اگر تم اللہ تعالیٰ سے
 محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت
 کرنے لگے گا۔ (آلہ اب ۱۲۱)

ایک مجلس ہی تین ملاق



از حضرت مولانا عثمان عظیم
 خلیفہ مخبر
 شیخ الاسلام حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب گمروہی
 محکم دہلی اشرف پور پریس سرائے
 ۱۳۸۲ھ ۱۹۶۳ء



۱۲۳۲ھ
 اسلامی کتب خانہ
 علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر ۱

تصانیف

محمد جاوید عثمان مبین

خلیفہ مجاز

شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

○ مناجات صوفیہ (زیر طبع)

○ تہجد اور چالیسویں کی شرعی حیثیت

○ نماز جنازہ کے بعد کی دعا کا حکم

○ درود و سلام پر مفصل گفتگو

✓ قرآن و سنت کی روشنی میں مسائل ایصال ثواب کی اہمیت

○ ایک مجلس کی تین طلاق

○ عدینہ منورہ کی عظمت و محبوبیت

✓ فرض نمازوں کی بعد از نماز دعا کا ثبوت

○ اسلام اور نکاح (زیر طبع)

✓ شعبان کی پندرہویں رات کی حقیقت

ملنے کا پتہ

اسلامی کتب خانہ

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر ۵

ایک مجلس
کے

تین طلاق

از
محمد جاوید عثمان مبین
خلیفہ مجاز

شفیق الامت
حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب
رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ النور
پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۱۲
کراچی ۵۳۵۰، پاکستان

طباعت و اشاعت کی عام اجازت ہے بشرطیکہ تعریف نہ کیا جائے

کتاب	۱۰۰	ایک مجلس کی تین طلاق
تالیف	۱۰۰	محمد جاوید عثمان مین
طبع اول	۱۰۰	ربیع الاول ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۱ء
تعداد	۱۰۰۰	
ناشر	۱۰۰	مکتبہ انور کراچی
قیمت	۱۰۰	
راہیلہ	۱۰۰	محمد جاوید عثمان مین، فون: ۳۹۳۳۶۱۰
مطبوعہ	۱۰۰	ایجوکیشنل پریس، پاکستان چوک۔

ملنے کے پتے

- ✦ اسلامی کتب خانہ، بیوری ٹاؤن، کراچی
- ✦ مکتبہ عمر فاروق، جامعہ فاروقیہ، کراچی
- ✦ ادارہ بیت القرآن، اردو بازار، کراچی
- ✦ دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ✦ کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، کراچی
- ✦ مکتبہ تھانوی، اردو بازار، کراچی
- ✦ ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور

گزشتہ شمارے

صفحہ	عنوان
۷	۱۔ تقریباً — مخدومی و مختاری حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب
۹	۲۔ وامت پر کاتیم
۱۵	۳۔ حرف آفاک
۱۷	۴۔ قرآن کریم کا حکم
۱۷	۵۔ طلاق کے معنی
۱۷	۶۔ طلاق کی قسمیں
۳۰	۷۔ ایک مجلس کی تین طلاق
۳۰	۸۔ طلاق و بیعت کا شرعی طریقہ
۳۱	۹۔ مولانا مبدائی فرنگی محلی آٹھویں کا فتویٰ
۳۲	۱۰۔ مولانا مبدائی فرنگی محلی لکھنوی کے فتویٰ کی تشریح
۳۲	۱۱۔ غیر مقلدوں کا فتویٰ
۳۳	۱۲۔ غیر مقلدوں کے فتویٰ کا جواب
۳۸	۱۳۔ (۱) پہلی حدیث
۳۹	۱۴۔ (۲) دوسری حدیث
۳۹	۱۵۔ (۳) تیسری حدیث
۳۲	۱۶۔ (۴) چوتھی حدیث

صفحہ عنوان

۳۳	۱ (۱۹) پانچویں حدیث
۳۳	۲ (۲۰) چھٹی حدیث
۳۴	۳ (۲۱) ساتویں حدیث
۳۴	۴ (۲۲) آٹھویں حدیث
۳۵	۵ (۲۳) نویں حدیث
۳۶	۶ (۲۴) دسویں حدیث
۳۹	۷ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا فتویٰ
۳۹	۸ حضرت سیدنا امام حسن ابن علی رضی اللہ عنہ اور جملہ ولی بیت کا فتویٰ
۳۹	۹ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فتویٰ
۴۰	۱۰ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ
۴۰	۱۱ حضرت امام طلاس بن کیاں رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۰	۱۲ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۱	۱۳ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۱	۱۴ حضرت محمد بن اسماعیل امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۱	۱۵ حضرت امام ابو ہنرفہ ابن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۲	۱۶ حضرت امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۲	۱۷ حضرت امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۲	۱۸ حضرت علامہ آلوسی سید محمود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۳	۱۹ حضرت امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۳	۲۰ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

فتویٰ

صفحہ عنوان

۴۳	۱ حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۴	۲ حضرت امام حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۴	۳ حضرت امام محمد بن عبدالرحمن دمشقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۴	۴ حضرت امام حافظ ابن القیم اہل بیت رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۵	۵ حضرت امام بدرالدین ابو عبداللہ محمد بن علی اعلیٰ صلی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۵	۶ حضرت کاظمی محمد بن علی امام شونانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
۴۵	۷ علامہ شریعہ تخریج
۴۶	۸ علامہ کے مکروہ تحریمی ہونے کی صورت
۴۷	۹ مکمل اور مکمل لاپہ رسول پاک ﷺ کی طرف سے نصرت



مخدومی و محترمی حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم
مفتی و مدرس جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

حافظہ مہر حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب غوری

کلام مجذوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ و کفٰی و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ اما بعد!

طلاق ایک ناپسندیدہ مباح چیز ہے جب کہ کبھی کبھی اس کی شدید ضرورت بھی پیش آتی ہے اس لئے اس ناپسندیدہ چیز کو بوقت ضرورت استعمال کرنے کے لئے شریعت نے کچھ ضابطے بھی مقرر کئے ہیں۔

ان میں سے ایک یہ کہ یہ طلاق قبیح استعمال کرے کہ جب اس کی ضرورت درپیش ہو جنابی اقدام کے طور پر نہ ہو۔ دوم یہ کہ اگر طلاق ہوئی ہو تو ایک پر انکشاف کیا جائے اور اگر تین طلاقیں دینی ہوئی تو ایک طلاق پائی کے زمانہ میں دی جائے۔ پھر دوسرے ماہ کی دوسری پائی میں دوسری طلاق، پھر تیسری پائی میں تیسری طلاق دے۔ اس طرح سے فریقین کو سوچا جھگڑا قدم اٹھانے کا موقع مل جاتا ہے، ایک وقت تین طلاق دینے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ ایسا کرنے سے طلاق تو تینوں ہو جاتی ہیں مگر عام طور پر لوگ تادم ہی ہوتے ہیں اور یہ طریقہ شریعت کے ساتھ مذاق بھی ہے۔

لیکن کیا کیا جائے ان مسلمان بھائیوں کے بارے میں کہ ایک تو وہ ضروری اور بقدر فرض دینی معلومات حاصل نہیں کرتے اور پھر خود غلطی اور حماقت کر کے بیک وقت تین طلاق دیکر ویدر پھرستہ رہتے ہیں کہ کہیں سے کوئی صحیحائش کا پروانہ مل جائے اور پھر شریعت اور اہل شریعت پر تنقید کرتے ہوئے نہیں شرماتے کہ دین میں صحیحائش کیوں نہیں، حتیٰ کہ اپنے مذہب کو خیر یاد کہہ کر غلط مذہب اختیار کرتے ہیں بھی

دنیا سے اس طرح جو نعمت غلام تیرا
ہر اسوا سے داخل شوقی تھا میں تیرے
ہے نبلی دو عالم اک شمس غارتہ پر
رگ رگ میں تیرے دم ہو صدق تین کے امت
مگر کیمہ اگر دے جائیں یہ بشارت
رحمت سے غفل دنیا میرے گناہ سارے
ہوں اوزل غلامی اشرف کا واسطہ ہو
اپنے کرم سے کرنا مجھ کو بھی ان میں شامل
لوگوں کے آگے رسوا کرنا نہ مجھ کو مولا
دنیا جگہ مجھے بھی بندوں میں غلام اپنے
عشر میں ہو پہنچ کر اس بندے کو حاصل
جنت میں چشم حیرت ہو شاد کام میری
ہو جلتہ انبیاء پر اصحاب و اولیاء پر

دونوں جہاں کا اکھڑا مجذوب رو دینا ہے
اب آگے نکل کرنا یا رہ ہے کام تیرا

مکتول مجذوب صفحہ ۸۸



خدا کا خوف نہیں کرتے۔

”برادر م جناب مولانا محمد جاوید جٹان یمن صاحب“ نے اس موضوع پر روشنی ڈالی اور اس اہم مسئلہ پر کتابچہ لکھا ہے جو ”ایک مجلس لی تین طلاق“ کے نام سے معنون ہے ماشاء اللہ انہوں نے محنت سے اس موضوع پر بعض غلط فہمیوں کا کافی دشمنی جو اب دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کی محنت کو شرف قبولیت سے نوازے اور امت مسلمہ کے لئے نافع بنائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ

وصحبہ اجمعین

فہم
محمد عسکر القادر
۱۵ رجب ۱۴۲۱ھ
۱۴ - ۱۵ - ۲۰۰۰



حرف آغاز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمین، والعاقبة للمتقین، ولا عدوان الا علی الظالمین، والصلوة والسلام علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

جب کسی مسلمان مرد کا کسی مسلمان عورت کے ساتھ نکاح ہو جائے تو اس کے بعد زندگی بھر ایک دوسرے کو چاہئے اور نباہنے کی کوشش کرنی چاہئے اس لئے کہ میاں بیوی کا تعلق یہ زندگی بھر کا تعلق ہے، دوم کام کا ساتھ ہے ایک ایک لمحہ کی رفاقت ہے اور نکاح زندگی بھر نباہنے کے لئے ہوتا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو کئی طرح سے سمجھایا ہے اور نباہنے کا حکم دیا ہے، ایک حدیث میں ہے کوئی مؤمن مرد کسی مؤمن عورت سے بالکل بغض نہ رکھے یعنی یہ نہ کرے کہ اس کو بالکل ”کنڈم“ قرار دے دے اور یہ کہے کہ اس میں تو کوئی اچھائی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اس کی کوئی بات ناپسند ہے تو اس کی دوسری کوئی بات پسند بھی ہوگی۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ ص ۲۸۰)

قرآن کریم میں بھی اللہ تبارک و تعالیٰ عجل جلالہ کا ارشاد فرمایا ہے۔

ماذون قسم کے مولویوں اور مفتیوں کے پاس جا کر اپنا ایمان خراب کرتا ہے اور یہ غیر مقلدین جو غلط فتویٰ دے کر تین طلاقیں دینے والے کی مقلد بیوی (جو اس کے لئے قلعی حرام ہو جاتی ہے) کو بھر طلاق دینے والے کی طرف لوٹنا کر ہمیشہ کے لئے اس فعل حرام کے مرتکب ہونے کا موقع فراہم کر کے طلاق دینے والے مردوں اور مقلد بیویوں پر ظلم عظیم کرتے ہیں، یاد رکھئے کہ اس فعل حرام کا وبال ہمیں کاکہ یہ غیر مقلدین اور ماذون (بعدت پسند) مولوی باعث بنتے ہیں (ان پر بھی اتنا ہی ہوتا ہے جتنا فاطمین پر بلکہ فاطمین کے فعل حرام سے وجود میں آنے والی نسل حرام اور پھر نسل در نسل اس تمام سلسلے کا وبال بھی ان غیر مقلدین مفتیوں پر ہی ہوتا ہے کیوں کہ انہوں نے ہی منسوخِ حدیث سے استدلال کر کے اور دوسری احادیث کا مفہوم غلط سمجھ کر اُفت میں حرام کاری کا دروازہ کھولا اور خود اس کے تمام ذمہ دار ٹھہرے۔

خداوند! یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جاکیں

کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

جاننا چاہئے کہ موجودہ دور فتنہ و فساد کا دور ہے، کفر و الجوابے دینی کی ہوش ربا آندھیاں چل رہی ہیں۔ بد مذہبی، لادینی غی بی صورتوں میں نمودار ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کو ایمان سنبھالنا مشکل ہو گیا ہے۔ وہ شخص ہی اس وقت ایمان سنبھال سکتا ہے جو کسی مقبول بارگاہِ بندے کے دامن سے وابستہ ہو۔ دور حاضر کے فتنوں میں سے ایک خطرناک فتنہ غیر مقلدیت (تمام نہاد اہل حدیثوں) کا ہے۔ غیر مقلدوں کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے مخالف کی بیان کردہ حدیث کو ضعیف کہہ دیتے ہیں، انہیں صرف ضعیف ثابتیاد ہے ان کے اس ضعیف ضعیف کی کثرت لگانے نے آج مسلمانوں میں ”منکرین حدیث“ پیدا کر دیے، جو کہنے لگے کہ کسی حدیث کا اعتبار نہیں۔ سب ضعیف ہی ہیں صرف قرآن کو مانو۔ نیز مقامِ تعجب یہ ہے کہ غیر مقلدین اپنے آپ کو ائمہ حدیث تو کہتے ہیں مگر حقیقت میں یہ منکرین حدیث کی فوٹو انیٹ ہے۔ غیر مقلدین نے ۱۸۸۸ء میں

﴿فان کرمھوں للعسی ان نکو ہوا شینا و تحلل اللہ ضیہ حیوا کثیراً﴾
یعنی اگر تمہیں وہ عورتیں پسند نہیں جو تمہاری نکاح میں آئیں۔ تو اگرچہ وہ تمہیں ناپسند ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں بہت خیر رکھی ہو۔“

اس لئے حکم یہ ہے کہ اچھے وصف کی طرف نگاہ کرو اس سے تمہارے دل کو تسلی بھی ہوگی اور طلاق کا راستہ بھی بند ہوگا۔ کیونکہ طلاق دینا اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔

جب نابہنا اسلام کا مزاج فہم اور عورت کی جانب سے طلاق کا سوال اٹھانا سراسر غیر اسلامی فعل ہوگا۔

میاں بیوی کے آپس میں اگر اختلافی ہو جائے اور اختلافات شروع ہو جائیں تو اس موقع پر قرآنی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرنے کے بجائے جہالت پر اتر آتے ہیں قرآن کریم نے صلح صفائی کے ذریعہ اختلافات ختم کرنے کا جو حکیمانہ نظام وضع کیا ہے اس کو چھوڑ کر فوراً اختلافی قدم اٹھا لیتے ہیں جس تین طلاق دے دی اور دیکھتے ہیں کہ فتنہ غصہ اُٹھانے کا یہی موثر نسخہ ہے اس کے بعد جب ظلم ہوتا ہے کہ اس سے بیوی حرام، دیتی ہے اب بیوی کو اپنے پاس رکھنے کا کوئی راستہ نہیں ہے اب ہوش آتا ہے کہ کتنی بڑی غلطی کر رہی ہیں پھر پریشانی کے عالم میں بھاگے بھاگے فتیانِ کرام کے پاس آتے ہیں کہ جناب غصہ میں تین طلاقیں دے دی ہیں، بچے چھوٹے چھوٹے ہیں ان کو کوئی سنبھالنے والا نہیں۔ ہم دونوں میاں بیوی میں اپنی محبت ہے کہ ایک دوسرے کے بغیر رہی نہیں سکتے کوئی راستہ بتائیے اس کا کیا کارہ ہے؟ مفتیانِ کرام اب فتویٰ دیتے ہیں کہ اب کوئی راستہ نہیں رہا آپ نے خود ہی اپنی جہالت سے تمام راستے ختم کر لئے اور تین طلاقیں دے دیں۔ اب لوگوں کے کہنے پر یہ شخص غیر مقلدین اور

اپنے لئے انگریز سے المیڈیٹ کانام الاٹ کرایا تھا۔

(رسالہ اشاعت السنہ، جنگ آزاد دی ص ۶۹)

بچے گئے تم اور نہ ساتھی تمہارے
اگر ناؤ ڈوبی، تو ڈوبو گے سارے

مگر ساتویں صدی ہجری میں علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاف کی بنا پر آج یہ مسئلہ ایک "اختلافی" و نزاعی مسئلہ بن گیا ہے۔ اگر یہ دونوں حضرات اپنے دور میں جمہور امت سے اختلاف نہ کرتے تو آج کسی کو اس مختلف مسلک کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہ ہوتی۔

علامہ ابن قیمؒ کو خالص اس طلاق کے مسئلہ پر حکومت وقت نے اوٹ پر ہٹا کر دو سے بارہا کر شہر میں نکلت کر اسکے سخت توہین کے بعد سزائے قید بھی دی تھی کیونکہ اس وقت تک تین طلاق کو ایک قرار دے کر شوہر کے لئے مطلقہ بڑی کو حلال قرار دینا نہ صرف جمہور اکابرین ائمہ اہلسنت و الجماعت کے خلاف تھا بلکہ یہ شیعوں کا شعار بھی تھا۔

اس میں شک نہیں کہ یہ دونوں حضرات بہت بڑے امام اور مجدد تھے۔ مگر اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ ان کی ہر رائے اور ہر فیصلہ کو آنکھ بند کر کے قبول کر لیا جائے۔ کیونکہ کوئی بھی بات محض دلائل کی قوت کی بنا پر تسلیم کی جاسکتی ہے، نہ کہ کسی کی شخصیت کی بنا پر، اور یہ ایک ایسا اصول ہے جس میں کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا ظاہر ہے کہ ہر امام اور مجتہد غلطی کر سکتا ہے اور غلطی سے پاک صرف انبیاء کرام (علیہم السلام) کی ذات باریکات ہی ہو سکتی ہے۔ لہذا شرعی مسائل میں شخصیت پرستی کے بجائے دلائل کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ ورنہ سرشارہ حیات تم ہو جائے گا۔

مکانات عمل سے گریہ غافل ہیں تو بیشک ہوں

ہمارا کام ہے، نیک اور بد کا ان کو سمجھنا

احقر اس رسالہ کا نام "ایک مجلس کی تین طلاق" رکھتا ہے، آخر میں تمام قارئین، ناشرین، قارئین و معاونین سے غلوس بول سے درخواست ہے کہ وہ اس رسالہ کو چھتے ہوئے اپنی مقبول و عاقل میں احقر کو ضرور یاد رکھیں، یہ محض آستانہ شفیق الامات حضرت اقدس عارف باللہ سیدی و مرشدی و محبوبی حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکھ دی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم اور قلم کی کرامت اور تلب مبارک کی تاثیر اور فیض عام کے برکات ہیں جس سے احقر آستانہ شفیق امیریت کی ایک اونی بھلک حاصل ہونے کے بعد دل و زبان بے اختیار یہ کہنے پر مجبور ہے کہ یہ سب کچھ میرے آنکھ سیدنا و مولانا شفیق الامات رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قدموں میں بیٹھنے کی برکتیں ہیں جس کے سبب آج احقر کی یہ کتاب پاپے تکمیل کو پہنچ رہی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ بقی جلالہ و عم نوالہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرما کر نجات کا ذریعہ بنائے اور اس کا ثواب میرے محبوب شیخ شفیق الامات رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پہنچائے۔ (آمین ثم آمین)

و باللہ المتوفی

غاک ذریعہ شفیق الامات

عاصی و غالی محمد جلاویہ مبین مسکن غنی عنہ

۱۵ شعبان ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۱ء



گزارش :- اس کتاب کو حفاظت سے کہیں ضائع نہ کریں
مگر ضرورت پوری ہو جائے تو کسی دوسرے شخص کو دے دیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک مجلس کی تین طلاق

قرآن کریم کا حکم

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِیحٌ بِاِحْسَانٍ﴾

(البقرہ آیت - ۲۲۹)

”وہ طلاق دو مرتبہ (کی) ہے پھر خواہ رکھ لیا جائے قاعدے کے موافق خواہ چھوڑ دینا خوش عنوانی کے ساتھ۔“ (زبان القرآن)

گویا دو طلاقوں کے بعد مرد کو اختیار ہے۔ اگر وہ اس کو پھر اپنی بیوی بنانا چاہتا ہے تو معروف طریقہ سے روک لے۔ مثلاً طلاق رجعی ہے اور عدت باقی ہے تو رجوع کر لے اور اگر طلاق رجعی کی عدت ختم ہو گئی۔ یا طلاق بائن ہے تو عورت کی رضا مندی سے دوبارہ اس سے نکاح کر لے اور اگر یہ نہ چاہے تو اس کو جانے دے۔ لیکن اگر مرد نے تین طلاقیں دے دیں تو ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدِ حَتٰی تَنْكِحَ زَوْحًا غَيْرَہٗ﴾

(البقرہ آیت - ۲۳۰)

”پھر اگر کوئی (تیسری) طلاق دے دے عورت کو تو پھر وہ اس کے لئے

تصانیف

شیخ الامہ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز

مارف باللہ مسیح الاست حضرت مولانا محمد مسیح اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

- | | |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| (۱) بیسویں فرسکل (ترتیب جدید) | (۲) خلاصہ شریعت و فقہ (انگریزی) |
| (۳) ذکر مسیح الاست | (۴) مومن کے گیل و نہار |
| (۵) انکسارات فاروقی | (۶) ہماری نماز |
| (۷) نظام احکام | (۸) نظام عروقت |
| (۹) نظام زیارت | (۱۰) رہنمائے خواج |
| (۱۱) مواعد اربعہ | (۱۲) طائیت نس |
| (۱۳) قبول دعوات | (۱۴) معمولات خاند |
| (۱۵) مجلس ذکر | (۱۶) مسلم کال |
| (۱۷) بدن صابر | (۱۸) استغفار اللہ کو پہنچے |
| (۱۹) تراش ام الحسن ہے | (۲۰) واراطوم ذکر کیا کے طلبہ سے گفتگو |
| (۲۱) سہ ای مجلہ ”مسیح الاست انگریز“ | |

ملنے کا یہ ہے

مکتبہ النور پوسٹ بکس: ۱۳۰۱۲ - کراچی

طلاق کے معنی

لغت میں طلاق کے معنی ہیں: "تکولنا، چھوڑنا" لیکن اصطلاح شریعت میں: "مرد و عورت کو نکاح سے عائد ہونے والی پابندیوں سے آزاد کر دینا طلاق کہلاتا ہے۔"

طلاق کی قسمیں

یہ بات چاہنی چاہئے کہ وقت و محل کے اعتبار سے نفس طلاق کی تین قسمیں ہیں ① احسن ② حسن ③ حسن کو کسی بھی کہتے ہیں ④ بدی۔

① طلاق احسن

طلاق احسن کی صورت یہ ہے کہ ایک طلاق رجعی پاکی کی حالت میں دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو اور پھر اس کو اسی حالت میں چھوڑ دے (یعنی پھر نہ تو اس کو اور طلاق دے اور نہ اس سے جماع کرے) یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جائے۔ طلاق کی یہ پہلی قسم سب سے بہتر ہے۔

② طلاق حسن

طلاق حسن کی یہ صورت ہے کہ ایک طلاق رجعی پاکی کی حالت میں دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو بشرطیکہ عورت مدخل بہاؤ اور اگر عورت غیر مدخل بہاؤ تو اس کے لئے ایک طلاق حسن ہے نیز اس کو حیض کی حالت میں بھی طلاق دی جاسکتی ہے اور اگر مرد مصغر اور حاملہ عورتوں کے لئے طلاق حسن یہ ہے کہ ان کو (تین مہینہ تک) ۱۰ ماہ میں ایک طلاق دی جائے نیز ان عورتوں کو جماع کے بعد بھی طلاق دینا جائز ہے۔ طلاق کی یہ دوسری قسم بھی بہتر ہے۔

حالات نہ رہے گی اس کے بعد یہاں تک کہ وہ اس کے سوا ایک اور خاوند کے ساتھ (عدت کے بعد) نکاح کرے۔" (ایمان القرآن)

اس لئے "۱۰ ماہ اور بعد" چاروں اماموں کا اتفاق ہے کہ تین طلاقیں جس طرح بھی دی جائیں وہ واقع ہو جاتی ہیں۔ اب جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے پھر وہ طلاق دے تو اس کی عدت گزار کر یہ پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔

لیکن غوث پاک پیران پور حضرت اقدس شیخ عبدالقادر جیلانی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہودی مذہب میں تین طلاق کے بعد بھی بیوی سے رجوع کا حق ہے۔ یہودی سے یہ مسئلہ روافض (شیعہ) نے لے لیا۔ (غیرہ اطلاعین)

نام نہاد اہل حدیث غیر مقلدوں نے ایک نئی تقسیم کر لی کہ اگر خاوند تین پاکیوں کے زمانے میں تین طلاقیں دے۔ پھر کو حلالہ شرعی کے بغیر عورت پہلے خاوند کے پاس نہیں آسکتی لیکن اگر تین طلاقیں ایک مجلس میں دے تو وہ ایک طلاق مٹتی جائے گی، اور خاوند کو رجوع کا حق ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ اہل اسلام کہتے ہیں کہ امام الانبیاء سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ مگر مرزا یوں مٹتی قادیانی نے ایک تقسیم کر لی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد شریعت والا نبی تو نہیں آسکتا البتہ غیر شریعی نبی آسکتا ہے اسی طرح غیر مقلدین نے تین طلاق کے مسئلہ میں تقسیم کر لی کہ بعض قسم کی تین طلاقیں تین ہوتی ہیں۔ اور بعض قسم کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوتی ہے۔ یہودیوں کے ہاں طلاق کی کوئی تحدید نہیں، چھٹی طلاقیں چاہے خاوند دیتا رہے اور رجوع کرتا رہے، نہ بیچاری عورت کو رہائے نہ آزاد کرے غیر مقلدین مسئلہ طلاق میں یہودیوں اور روافضوں (شیعہ) سے متفق ہیں۔

پہنا تو ہے نظام کہن نے لباس تو
قدح کے نام پر یہ حاش ہوا تو ہے

۳) طلاق بدی

طلاق بدی کی صورت یہ ہے کہ مدخول بہا کو پائی کی حالت میں ایک ہی دفعہ میں تین طلاقیں دیے یا ایک دو طلاقیں دے جس میں رجعت کی گنجائش نہ ہو یا اس کو اس پائی کی حالت میں طلاق دے جس میں جماع کر چکا ہو اس طرح اگر کسی شخص نے حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ بھی طلاق بدی کے حکم میں ہے اور اگر وہ عورت کہ جس کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہے مدخول بہا کو موجب تردد و یقین کے مطابق اس سے رجوع کرنا واجب ہے جبکہ بعض اہل علم نے رجوع کرنے کو مستحب کہا ہے، پھر جب وہ پاک ہو جائے اور اس کے بعد دوسرا حیض آئے اور پھر اس سے بھی پاک ہو جائے تب اگر طلاق دینا ہی ضروری ہو تو اس دوسری پائی کی حالت میں طلاق دی جائے۔ طلاق کی یہ تیسری قسم شریعت کی نظر میں نا پسندیدہ ہے کہ طلاق واقع ہو جاتی ہے مگر طلاق دینے والا کچھ کہتا ہے۔

دفعہ کے اعتبار سے طلاق کی دو قسمیں ہیں:

① رجعی (۲) یا بئن۔

① طلاق رجعی

طلاق رجعی کی صورت تو یہ ہے کہ طلاق دینے والا ایک بار یا دو مرتبہ الفاظ میں یوں کہے کہ است طالق یا طلقک یا اردو میں یوں کہے ”تجھ پر طلاق ہے“ یا میں نے تجھے طلاق دی“ اس طرح طلاق دینے سے طلاق دینے والا ایام عدت میں بغیر نکاح کے رجوع کر سکتا ہے یعنی اگر وہ یوں کہے کہ میں نے تجھ سے رجوع کر لیا یا اس کو ہاتھ لگائے یا مساس کرے اور یا اس سے جماع کرے تو اس سے رجوع ہو جاتا ہے جدید نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی۔

۲) طلاق بائن

طلاق بائن کی صورت یہ ہے کہ طلاق کے الفاظ کے ذریعے طلاق دی جائے جو اگرچہ صراحۃً طلاق کے لئے استعمال نہ ہوتے ہوں مگر کنایہ وہ طلاق کا مفہوم بھی ادا کرتے ہوں علاوہ ان تین الفاظ کنایات کے جن کو حضرات فقہاء کرام رحمہ اللہ نے صریح طلاق کے لئے تسلیم کر لیا ہے، طلاق بائن کا حکم یہ ہے کہ عورت نکاح سے نکل جاتی ہے تجدید نکاح کے بغیر اس عورت کو بیوی بنا کر رکھنا حرام ہے۔

حکم اور نتیجہ کے اعتبار سے بھی طلاق کی دو قسمیں ہیں:

① مغلطہ (۲) مخلفہ۔

① طلاق مخلفہ

طلاق مخلفہ کی صورت یہ ہے کہ یک بارگی تین طلاقیں دی جائیں (مثلاً یوں کہے کہ میں نے تین طلاق دی) یا الگ الگ تین طلاقیں دی جائیں (مثلاً یوں کہے کہ میں نے طلاق دی میں نے طلاق دی میں نے طلاق دی) اس طلاق کے بعد طلاق دینے والا اس عورت کو دوبارہ اپنے نکاح میں بغیر حلالہ نہیں لاسکتا حلالہ کی صورت یہ ہے کہ وہ عورت عدت گزارنے کے بعد کسی دوسرے مرد سے نکاح کر لے اور دوسرا مرد اس سے جماع کرے اس کو طلاق دے دے اور پھر جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو پہلا شوہر اس سے نکاح کر لے۔

۲) طلاق مخلفہ

طلاق مخلفہ کی صورت یہ ہے کہ یک بارگی یا الگ الگ دو طلاقیں یا ایک طلاق دے پھر اگر یہ دو طلاقیں یا ایک طلاق الفاظ صریح کے ساتھ ہو تو عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے تجدید نکاح کی ضرورت نہیں اور اگر الفاظ کنایہ کے ساتھ ہو تو تجدید نکاح

کے بعد اس کو اپنی بیوی بنا سکتا ہے حالہ کی ضرورت نہیں۔

ایک مجلس کی تین طلاق

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے خواہ الگ الگ نشست میں دے یا ایک وقت خواہ وہ اس کے سامنے دے یا تنہائی میں دے ہر صورت میں اس مرد کو اپنی بیوی سے بغیر طلاق کے ٹھکان کرنا اور اس کو اپنی بیوی سمجھنا اور جسام کرنا قطعاً حرام اور زنا ہے اور ایسا شخص عند اللہ بڑا فاسق اور ظالم ہے اور جو لوگ خلاف اصول قطعے سے یہ کہتے ہوئے غلط فتویٰ دیتے ہیں وہ حضرات اس بد فعل کے معاون ہوتے ہیں اور ظالم اس کا ہے نہ کہ اس عورت کو اس سے ملنے دے کر دیا جائے اور وہ شخص نکاح کرنے والا اور اس کے معاون ہیں جو اس نکاح میں شریک ہونے یا جس نے نکاح پر حایا وہ گناہ گار ہوئے۔ سب تو یہ کہیں اور آئندہ ایسے فعل کا ارتکاب نہ کریں۔

واضح ہو کہ تین طلاق اگر شہر ایک دفعہ دے دے تو تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ یہ دو صحابہ گرامہ امام ابو جعفر رضی اللہ عنہما کا اتفاق ہے۔ جب یہ اجماعی مسئلہ ہے۔ اب اس کے خلاف نہ کرنا اسی اور خلافات ہے۔ پس بعد اس کے جتنی بعد اس اجماع صحابہ و ائمہ بعد ہم نے کسی کا خلاف معتبر نہیں ہے۔

طلاق دینے کا شرعی طریقہ

طلاق دینے کے تین طریقے ہیں:

۱۔ ایک یہ کہ بیوی کو ماہواری سے یا ب ہو تو اس سے جنسی تعلق قائم ہے بغیر ایک "رجعی طلاق" دے اور اس سے رجوع نہ کرے یہاں تک نہ کہ اس کی عدت گزر جائے۔ اس صورت میں عدت گزرے اور رجوع کرنے کی سنجیدگی ہوگی۔ اور عدت کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکے گا۔ یہ طریقہ سب سے بہتر ہے۔

۲۔ دوسرا طریقہ یہ کہ ایک ایک تین طہروں میں تین طلاقیں دے۔ یہ صورت زیادہ بہتر نہیں اور بغیر شرعی حوالہ کے آئندہ نکاح نہیں ہو سکے گا۔

۳۔ تیسری صورت "طلاق بدعت" کی ہے جس کی کلی صورتیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ بیوی کو ماہواری کی حالت میں طلاق دے یا ایسے زمانے میں طلاق دے جس میں صحبت کرنا ہو۔ یا ایک ہی لفظ سے یا ایک ہی مجلس میں یا ایک ہی زمانے میں تین طلاقیں دے دے۔ یہ "طلاق بدعت" کہلاتی ہے۔ اس کا حکم ہے کہ اس طریقہ سے طلاق صحیح نہیں ہے۔ بلکہ اگر گناہ گار ہوتا ہے۔ طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اگر ایک دی تو ایک واقع ہوگی۔ اگر دو طلاق دیں تو دو واقع ہوں گی اور اگر تین طلاقیں دے دیں تو تین واقع ہوں گی۔ کیونکہ شوہر ایک لفظ میں دی، وہاں ایک ایک مجلس میں یا ایک زمانے میں دیا یا ایک ایک انفرادی طلاق ایک ایک نشست میں دیں۔

مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی کا فتویٰ

سوال: زیر نے اپنی بیوی کو حالت غضب میں کہا کہ میں نے طلاق دی، میں نے طلاق دی، میں نے طلاق دی، اس تین مرتبہ کہنے سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اگر نفی مذہب میں طلاق واقع ہو، اور مثلاً شافعی مذہب میں واقع ہو تو حنفی کو شافعی مذہب پر اس صورت میں عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں خفیہ کے نزدیک تین طلاق واقع ہوگئی اور بغیر تحلیل کے نکاح درست نہ ہوگا، مگر بوقت ضرورت اس عورت کا طہیروہ دونا اس سے دشوار ہو، اور احتمال مفاسد زیادہ نہ ہو، تحلیل کی اور امام کی اگر کرے گا تو کچھ مضائقہ نہ ہوگا، نظیر اس کی بوائز نکاح زوجہ مفقود و وعدہ مستندہ الطہر موجود ہے کہ خفیہ عند اللہ و رد قول امام مالک رحمہ اللہ علیہ پر عمل کرنے کو درست رکھتے ہیں۔ مجموعہ فتاویٰ، ص ۱۵۵

مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنؤی کے فتویٰ کی تشریح

حضرت مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے خود لکھا ہے کہ خفیہ کے نزدیک بغیر عیالہ کے نکاح شوہر اؤل کا اس عورت مطلقہ کے ساتھ نہیں ہو سکتا اور دوسرے کسی امام کا مذہب اس کے خلاف نکل نہیں کہ غلام امام کے نزدیک عیالہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ معقودہ الجبر کی بیوی کا مسئلہ اور مستطہ الطہر کا مسئلہ لکھا ہے، سو ان دونوں مسئلوں میں حضرات فقہاء احناف رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر عمل کر لیا جائے، مگر مطلقہ عیالہ میں عیالہ کی ضرورت نہ ہو کسی امام کا مذہب حضرت مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل نہیں کیا کہ یہ کس کا مذہب ہے اور کس کی تقلید کی جائے، اصل یہ ہے کہ اس مسئلہ میں چونکہ نص قطعی سے عیالہ ثابت ہے، اس لئے اس کا خلاف کرنا کسی کو درست نہیں ہے، اور باجماع یہ مسئلہ ثابت ہے اور اجماع کے بعد کوئی خلاف اس مسئلہ میں نہیں رہا اور جس کا خلاف تھا وہ پہلے تھا پھر سب نے بالا اتفاق حکم و قیاس میں طلاق کا یہی صورت میں کیا ہے، اور غیر مقلدین کی جماعت خارج عن المذہب جو اس زمانہ میں نص قطعی اور اجماع سلف کا خلاف کر رہی ہے وہ صریح گمراہی ہے۔

غیر مقلدوں کا فتویٰ

بعد حمد و صلوة کے واضح ذکر تین طلاق مذکورہ بالا ایک ہی کے حکم میں ہے لہذا راجع کر سکتے ہیں چنانچہ "مسلم شریف" میں یہ روایت موجود ہے:

عَنْ اَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسِي مَكْرٍ وَسَتِينِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ طَلَاقي الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ

"حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ طلاق رسول پاک ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں بھی دو سال تک ایسا ہوتا تھا کہ جب کوئی ایک مجلس میں تین طلاقیں دیتا تھا تو وہ ایک ہی طلاق شمار کی جاتی تھی پھر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کر دیا ہے طلاق کے معاملے میں اور جو ان کو مبتلا کرتی تھی سو ہم اس کو اگر جاری کر دیں تو مناسب ہے پھر انہوں نے جاری کر دیا یعنی حکم دے دیا کہ جو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو تینوں واقع ہو گئیں۔"

(مسلم شریف کتاب طلاق ص ۳۷)

حررہ عبدالرحمن مدرسہ مدرسہ مطلق العلوم

غیر مقلدوں کے فتویٰ کا جواب

یہ فتویٰ باطل غلط اور آیت قرآنیہ احادیث صحیحہ جمہور صحابہ کرام اور جمہور ائمہ اسلام کے اجماع و مذہب کے خلاف ہے۔ اعمال صورت مذکورہ میں اس شخص کی بیوی پر تین طلاق واقع ہو گئی اب بغیر عیالہ کے وہ عورت شوہر اؤل کے لئے حلال نہیں ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَإِنْ طَلَّقَهَا أَحْلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

(بقرہ ۲۲۰ سورہ بقرہ کو ص ۸۴)

"پھر اگر کوئی طلاق دے عورت کو تو پھر وہ اس کے لئے حلال نہ رہے

کی اس کے بعد یہاں تک کہ وہ اس کے سوا ایک اور خاوند کے ساتھ نکاح کرے۔" (زبان اللہ، ۱)

مذکورہ واقعہ میں اگرچہ اہمیت کے لئے عمل کی راہ باجماع صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقرر ہوئی تین طلاقیں بیک وقت دینا اگرچہ غیر مستحسن اور رسول پاک ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہے، مگر اس کے باوجود جس نے اس غلطی کا ارتکاب کیا اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی، اور بغیر دوسرے شخص سے نکاح و طلاق کے اس کے لئے حلال نہ ہوگی۔

لیکن غلطی اور نظری طود پر یہاں وہ اشکال پیدا ہوتے ہیں:

پہلا اشکال:

اول اشکال تو یہ کہ سابقہ تحریر میں متعدد روایات حدیث کے حوالے سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تین طلاقیں بیک وقت دینے والے پر رسول پاک ﷺ نے بھی تین طلاق کو نافذ فرمایا ہے، اس کو رجعت کا نفع چاہے کی اجازت نہیں دی، پھر اس واقعہ میں حضرت سیدنا ابراہیمؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس کلام کا کیا مطلب ہو گا کہ رسول پاک ﷺ کے زمانے میں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اور دو سال تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کے اندر تین طلاق کو ایک ہی مانا جاتا تھا، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین طلاق کا فیصلہ فرمایا۔

دوسرا اشکال:

دوسرا اشکال یہ ہے کہ اگر واقعہ اسی طرح تسلیم کر لیا جائے کہ رسول پاک ﷺ کے زمانے میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں تین طلاق

کو ایک مانا جاتا تھا، تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فیصلہ کو کیسے بدل دیا، اور بالفرض ان سے کوئی غلطی بھی ہو گئی تھی تو تم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو کیسے تسلیم کر لیا؟

جواب: حضرات فقہاء کرام و محدثین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس کے مختلف جوابات دیئے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت امام نووی ثنائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب صاف اور بے تکلف دیا ہے فرماتے ہیں کہ ا

حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان اور اس پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع طلاق ثلاث کی ایک خاص صورت کے متعلق قرار دیا جائے گا، یہ کہ کوئی شخص تین بار یہ کہے کہ تجھ کو طلاق، تجھ کو طلاق، تجھ کو طلاق یا یوں کہے کہ میں نے طلاق دی، میں نے طلاق دی، میں نے طلاق دی، میں نے طلاق دی۔

یہ صورت ایسی ہے کہ اس کے معنی میں دو اشکال ہوتے ہیں، ایک یہ کہ کہنے والے نے تین طلاق دینے کی نیت سے یہ الفاظ کہے ہوں، دوسرے یہ کہ تین بار محض تاکید کے لئے تکرار کر رہا ہوں، تین طلاق کی نیت نہ ہو، اور یہ ظاہر ہے کہ نیت ظاہر کہنے والے ہی کے اقرار سے ہو سکتا ہے، رسول پاک ﷺ نے زمانہ مبارک میں صدق و دیانت عام اور غالب تھی، اگر ایسے الفاظ کہنے کے بعد کسی نے یہ بیان کیا کہ میری نیت تین طلاق کی نہیں تھی، بلکہ محض تاکید کے لئے یہ الفاظ تکرار ہوئے تھے تو رسول پاک ﷺ اس کے غلطی بیان کی تصدیق فرما دیتے اور اس کو ایک ہی طلاق قرار دیتے تھے۔

اس کی تصدیق حضرت زکاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہوتی ہے جس میں مذکور ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو لفظ البتہ کے ساتھ طلاق دے دی تھی، یہ لفظ عربی کے عرف عام میں تین طلاق کے لئے بولا جاتا تھا، مگر تین اس کا مفہوم صرف تین نہیں تھا،

اور حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میری نیت تو اس لفظ سے تین طلاق کی نہیں تھی بلکہ ایک طلاق دینے کا قصد تھا۔ رسول پاک ﷺ نے ان کو قسم دی انہوں نے اس پر حلف کر لیا، تو رسول پاک ﷺ نے ایک ہی طلاق قرار دے دی۔

یہ حدیث ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی شریف میں مختلف سندوں اور مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہے، بعض الفاظ میں یہ بھی ہے کہ حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھیں مگر ابوداؤد شریف نے ترجیح اس کو دی ہے کہ دراصل حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لفظ البتہ سے طلاق دی تھی، یہ لفظ چونکہ عام طور پر تین طلاق کے لئے بولا جاتا تھا اس کے لئے کسی راوی نے اس کو تین طلاق سے تعبیر کر دیا ہے۔

بہر حال اس حدیث سے یہ بات بالثقاق ثابت ہے کہ حضرت سیدنا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طلاق کو رسول پاک ﷺ نے ایک اس وقت قرار دیا جب کہ انہوں نے حلف کے ساتھ بیان دیا کہ میری نیت تین طلاق کی نہیں تھی، اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے تین طلاق کے الفاظ صریح اور صاف نہیں کہے تھے ورنہ پھر تین کی نیت نہ کرنے کا کوئی احتمال ہی نہ رہتا نہ ان سے سوال کی کوئی ضرورت رہتی۔

اس واقعہ نے یہ بات واضح کر دی کہ جن الفاظ میں یہ احتمال ہو تو تین کی نیت کی ہے یا ایک ہی کی تاکید کی ہے ان میں رسول پاک ﷺ نے حلفیہ بیان پر ایک قرار دے دیا، کیونکہ زمانہ سچائی و دیانت کا تھا۔ اس کا احتمال بہت بعید تھا کہ کوئی شخص جھوٹی قسم کھائے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے مبارک میں اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی زمانے میں دو سال تک یہی طریقہ جاری رہا، پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ مبارک میں یہ محسوس کیا کہ اب سچائی و دیانت کا معیار گھٹ رہا ہے اور آئندہ حدیث کی مشین کوئی کے مطابق اور گھٹ جائے گا، دوسری طرف ایسے واقعات کی کثرت ہو گئی کہ تین

مرتبہ الفاظ طلاق کہنے والے اپنی نیت صرف ایک طلاق کی بیان کرنے لگے تو یہ محسوس کیا گیا کہ اگر آئندہ اسی طرح طلاق دینے والے کے بیان نیت کی تصدیق کر کے ایک طلاق قرار دی جاتی رہی تو بعید نہیں کہ لوگ شریعت اسلامیہ کی دی ہوئی اس سہولت کو بے جا استعمال کرنے لگیں، اور بیوی کو واپس لینے کے لئے جھوٹ کہہ دیں کہ نیت ایک ہی کی تھی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فرامست اور انظام دین میں دور بینی کو بھی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے درست سمجھ کر اتفاق کیا، یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول پاک ﷺ کے مزاج شناس تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ اگر ہمارے اس دور میں رسول پاک ﷺ موجود ہوتے تو یقیناً وہ بھی اب لوگوں کی مخفی نیت اور صاحب معاملہ کے بیان پر مدار رکھ کر فیصلہ نہ فرماتے۔ اس لئے قانون یہ بنادیا کہ اب جو شخص تین بار لفظ طلاق کا تکرار کرے گا، اس کی تین ہی طاقیں قرار دی جائیں گی، اس کی یہ بات نہ کی جائے گی کہ اس نے نیت صرف ایک طلاق کی تھی۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ الہدرو واقعہ میں جو الفاظ منقول ہیں وہ بھی اسی مضمون کی شہادت دیتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ا
 ﴿ان الناس قد استعجلوا فی امر کانت لهم فیہ اناة فلو اعضاء علیہم﴾

”لوگ جلدی کرنے لگے ہیں ایک ایسے معاملہ میں جس میں ان کے لئے مہلت تھی، تو مہلت رہے تاکہ ہم اس کو ان پر نافذ کر دیں۔“

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان اور اس پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کی یہ وجہ جو بیان کی گئی ہے اس کی تصدیق روایات حدیث سے بھی ہوتی ہے، اور اس سے ان دونوں اشکال کا خود بخود حل نکل آتا ہے روایات حدیث میں رسول پاک ﷺ سے تین طلاق کو تین ہی قرار دے کر نافذ کرنا

متعدد واقعات سے ثابت ہے تو حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ رسول پاک ﷺ کے زمانہ مبارک میں تین کو ایک ہی مانا جاتا تھا کیونکہ معلوم ہوا کہ ایسی طلاق جو تین کے لفظ سے دی گئی یا مکرر طلاق تین کی نیت سے کیا گیا اس میں مجدد رسالت میں بھی تین ہی قرار دی جاتی تھیں، ایک قرار دینے کا تعلق ایسی طلاق سے ہے جس میں تین کی تصریح نہ ہو یا تین طلاق کا قرار نہ ہو، بلکہ تین بطور تاکید کے کہنے کا دعویٰ ہو۔

اب یہ اشکال بھی ختم ہو جاتا ہے کہ جب رسول پاک ﷺ نے تین کو ایک قرار دیا تھا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی مخالفت کیوں کی، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے اتفاق کیسے کر لیا کیونکہ اس صورت میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول پاک ﷺ کی دی ہوئی سہولت کے بے جا استعمال سے روکا ہے۔ معاذ اللہ! رسول پاک ﷺ کے کسی فیصلہ کے خلاف کا یہاں کوئی شائبہ نہیں۔

اس طرح تمام اشکالات رفع ہو گئے۔ الحمد للہ! اس جگہ مسئلہ تین طلاق کی تکمیل بحث اور اس کی تفصیلات کا احاطہ مقصود نہیں، وہ شروع حدیث میں بہت مفصل ہے، اور بہت سے علماء نے اس کو مفصل رسالوں میں بھی واضح کر دیا ہے۔
سمجھنے کے لئے اتنا بھی کافی ہے۔ (واللہ الموفق والمعين)

① پہلی حدیث:

قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ لَبِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجَلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ حَمِيصًا فَقَالَ غَضِبَانَا ثُمَّ قَالَ أَلْيَعْلَبُ بَكْتَابُ اللَّهِ وَالْأَبْنَاءُ بَيْنَ أَظْهُرٍ كَمْ حَتَّى قَامَ وَجَلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْاِقْلَةُ

”حضرت سیدنا محمود لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خبر دی گئی رسول پاک ﷺ کو کسی شخص کی کہ اس نے طلاق دی اپنی عورت کو تین طلاق بیک وقت یہ سن کر رسول پاک ﷺ اکھڑے ہو گئے اور غصے میں فرمانے لگے کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب تھکیل ہوتا ہے حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں یہ بات سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ اس کو قتل کر ڈالوں۔“ (سنن ابی حریف کتاب الطلاق ص ۱۱۵)

② دوسری حدیث

عَنْ عَنِ عِيسَى بْنِ عِيسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ حُذَافَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَيْتَةَ خَاتَمِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أُرِدْتُ قَالَ وَاحِدَةً قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ مَا أُرِدْتُ

”حضرت سیدنا کانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی تو رسول پاک ﷺ کے پاس آیا آپ نے سوال کیا تو کیا تھا؟ بولا ایک طلاق آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم بولا اللہ تعالیٰ کی قسم آپ ﷺ نے فرمایا پھر تو ایک ہی طلاق پڑی۔“ (ابوداؤد شریف کتاب الطلاق ص ۱۸۱)

③ تیسری حدیث

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ عَوِيْمَةَ الْعُحْلَانِيَّةِ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يُقْبَلُهُ فَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلَّ لِي يَا عَاصِمُ

عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فسال عاصم عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل وعابها حتى كبر على عاصم ما سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رجع عاصم الى اهله جاء عويمر فقال يا عاصم ماذا قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عاصم لم تاتني محير قد كره رسول الله صلى الله عليه وسلم المسئلة التي سالتها عنها قال عويمر والله لا انتهي حتى اساله عنها فاقبل عويمر حتى امي رسول الله صلى الله عليه وسلم وسط الناس فقال يا رسول الله ارايت رجلا وجد مع امراته رجلا يقتله فيقتلونه ام كيف يفعل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد انزل الله فيك وفي صاحبك فانت بها قال مسهد فتلا عينا وانا مع الناس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما فرغا قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله ان امسكتها فطلقها ثلاثا قبل ان يامر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امن شهاب فكانت تلك سنة المتلاعنين

”حضرت سیدنا سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ عویمر اجماعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عامم بن عدی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عامم، تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کر سکتا ہے۔ لیکن پھر تم (شرعی قانون کی رو سے) اسے (شوہر کو) قتل کر دو گے۔ یا پھر وہ کیا کرے گا؟ عامم میرے لئے یہ مسئلہ رسول پاک ﷺ سے پوچھ دیجئے۔ عامم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول پاک ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو

رسول پاک ﷺ نے ان سوالات کو چاہنے فرمایا اور اس سلسلے میں آپ ﷺ کے کلمات کا عامم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہت زیادہ اثر پڑا۔ اور جب واپس اپنے گھر آئے تو حضرت عویمر اجماعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر ان سے پوچھا کہ بتائیے۔ عامم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ عامم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر فرمایا تم نے میرے ساتھ کوئی اچھی بات نہیں کی کہ اس طرح کا سوال آپ ﷺ سے کر لیا جو سوال تم نے پوچھا تھا اس پر آپ ﷺ نے پابند پیکر کا اظہار فرمایا، حضرت عویمر اجماعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بخدا یہ مسئلہ آپ ﷺ سے پوچھے بغیر میں باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے، آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تعریف رکھتے تھے حضرت عویمر اجماعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، آپ ﷺ کا یہ خیال ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پالیتا ہے تو آپ ﷺ کا کیا خیال ہے۔ کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ ﷺ اسے قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے اس لئے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ حضرت سیدنا ہبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ اعلان دے دوںوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اگر اس کے بعد میں بھی اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ: دو کا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو طلاق دی۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ پھر لعان کرنے والوں کے لئے یہ ہی طریقہ

باری ہو گیا۔"

(بخاری شریف ج ۳ ص ۱۲۴ کتاب النکاح: سفین نائل کتاب الطلاق ج ۲ ص ۲۹۶)

④ چوتھی حدیث

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةً رَفَاعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَفَاعَةَ فَطَلَقَنِي فَبِتَ طَلَاقِي فَتَزَوَّجَتْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هَدِيَّةِ النُّوْبِ قَتَبَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ انْزِلْ بَيْنَ ابْنِ تَرْجَمَنِي إِلَى رَفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذَوْقِي عَسْبِلَهْ وَيَذَوْقَ عَسْبِلَكَ قَالَتْ وَابُوبَكْرٍ عِنْدَهُ وَخَالِدُ ابْنِ سَعِيدٍ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ ابْنَ يُوْنُسَ لَهُ فَبَادَى يَا أَبَا بَكْرٍ لَا نَسْمَعُ هَذِهِ مَا تَحْجِرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﷺ

"حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سیدنا رفاعہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی رسول پاک ﷺ کے پاس آئی اور مرض کی کہ میں رفاعہ قرظی کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیں، تب میں نے حضرت سیدنا عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا اور ان کے پاس کچھ نہیں سوا کپڑے کے سرے کے مانند (یعنی ناقص جماع نہیں ہے) سو رسول پاک ﷺ مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ کیا تو ارادہ کر سکتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر جائے؟ یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی جب تک تو اس کی لذت جماع نہ چکے اور وہ تیری لذت نہ چکے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ امیر المؤمنین

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں اس وقت موجود تھے اور حضرت سیدنا خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر منتظر تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی خدمت اقدس ﷺ میں آ جاؤں! سو حضرت خالد بن سعید نے پکارا کہ اسے ابوبکر آپ ﷺ سنتے نہیں کہ یہ عورت رسول پاک ﷺ کے سامنے کیا کہہ رہی ہے۔ "اسلم شریف کتاب النکاح ج ۲ ص ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴

الی طلقت امراتی سماتی تطلیقات فقال ابن مسعود فماذا قيل
لك قال قيل لي ايها قد بابت مني فقال ابن مسعود صدقوا من
طلق كما امره الله فخذ بين الله له ومن ليس عليه نفسه ليسا
جعلنا لیسة به لا تلبسو علی انفسکم و نتحمله عنکم هو کما
يقولون ﴿﴾

”ایک شخص حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
آیا اور کہا میں نے اپنی عورت کو دو سو طلاق دیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا لوگوں نے مجھ سے کیا کہا وہ بولا مجھ
سے یہ کہا کہ عورت تیری تجھ سے بائن ہو گئی ایمن مسعود نے کہا جیت جو
شخص طلاق دے گا اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق تو اللہ تعالیٰ نے اس کی
صورت بیان کر دی اور جو گڑ کرے گا اس کی ہا اس کے سر لگا دیں گے۔
مت گزیر کر دنا کہ ہم کو مصیبت اٹھانا پڑے۔ وہ لوگ بچ کہتے ہیں عورت
تیری تجھ سے جدا ہو گئی۔“ (موطا امام مالک ص ۱۳۵)

④ ساتویں حدیث

﴿عن ابن شہاب ان مروا بن الحکم کان یقضى فی الذین
یطلق امراته السة انھا ثلاث یطلیقات ﴿﴾
”حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مروان طلاق پتہ
میں تین طلاق کا حکم کرتا تھا۔“ (موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۳۵)

⑤ آٹھویں حدیث

﴿عن عائشة وحی اللہ تعالیٰ علیہا ان رجلاً طلق امراته ثلاثاً

فتروحت فطلق فسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتحل
للاول، قال لا حتی ینزوق عسینھا کما ذاق الاول ﴿﴾
”حضرت سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی۔ ان کی بیوی
نے دوسری شادی کر لی پھر دوسرے شوہر نے بھی (ہم بستی ت پہلے)
انہیں طلاق دے دی، رسول پاک ﷺ سے سوال کیا گیا کہ پہلا شوہر
اب ان کے لئے حلال ہے (کہ ان سے دوبارہ شادی کر لیں) رسول
پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں، یہاں تک کہ وہ یعنی شوہر ثانی اس کا
مزہ چکے جیسا کہ پہلے شوہر نے مزہ چکھا ہے۔“

(بخاری شریف ج ۲ کتاب الطلاق ص ۱۳۵)

⑥ نویں حدیث

﴿عن عائشة قالت طلق رجل امراته فتزوجت زوجاً غیره
فطلقها وكانت معه مثل الهدية فلم تصل منه الی شیئ تریدة
ولم یلبث ان طلقها فانت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
یا رسول اللہ ان زوجی طلقنی وانی تزوجت زوجاً غیره فدخل
بی ولم یکن معی الا مثل الهدية فلم یقریبی الا هنة واحدة لم
بصل منی الی شیئ فاحل لزوجی الاول فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تحلین لزوجک الاول حتی ینزوق الاخر
غسینک وتذوقی عسینتہ ﴿﴾

”حضرت سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر ایک دوسرے صاحب سے ان کی بیوی نے نکاح کیا۔ لیکن انہوں نے بھی اس خاتون کو طلاق دے دی اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے پلو کی طرح تھا (یعنی وہ نامرغے تھے) چنانچہ ان دوسرے شوہر نے جو چاہتی تھیں اس میں سے کچھ بھی انہیں نہ مل سکا لے انہوں نے انہیں جلد ہی طلاق دے دی۔ پھر وہ خاتون رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی پھر میں نے ایک دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ وہ میرے پاس تنہائی میں آئے لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ میرے پاس صرف ایک مرتبہ آئے اور اس میں بھی مجھے ان سے کچھ نہیں ملا۔ تو کیا میرے پہلے شوہر میرے لئے حلال ہو جائیں گے کہ میں دوبارہ ان سے نکاح کر لوں؟ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پہلے شوہر تم پر اس وقت تک حلال نہیں آسکتے جب تک تمہارے دوسرے شوہر تمہارا مزہ نہ چکھ لیں اور تم ان کا مزہ نہ چکھ لو۔“

(بخاری شریف کتاب الطلاق ۳۶/۱۲)

⑩ دوسری حدیث

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل ینکح النکاح فیطلقہا فیتزوجہا رجل فیطلقہا قبل ان یدخل بہا الرجوع الی الاول قال لا حتی ینزل العسلی

”حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا اس مسئلہ میں اگر مرد کی ایک بیوی ہو

جس کو وہ طلاق دے دے (یعنی تین طلاق) پھر اس عورت سے ایک دوسرا مرد نکاح کرے اور وہ جماعت سے پہلے اس کو طلاق دے دے تو وہ پہلے شوہر کے پاس پھر جا سکتی ہے فرمایا ہرگز نہیں پھر جا سکتی جب تک دوسرے شوہر کا مزہ نہ چکھے۔“ (ابن ماجہ ۲۶/۵۲)

صحیح بخاری شریف و مسلم شریف میں مروی ہے۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سیدنا رفاعہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی رسول پاک ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں رفاعہ قرظی کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیں۔ تب میں نے حضرت سیدنا عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا اور ان کے پاس کچھ نہیں سوائے کپڑے کے سرے کے مانند (یعنی قابل جماع نہیں ہے) سو رسول پاک ﷺ مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ کیا تو اوراد رکھتی ہے کہ رفاعہ قرظی کے نکاح میں پھر جائے؟ یہ بات کہی گئی نہیں ہو سکتی جب تک تو اس کی لذت تمام نہ چکے اور وہ تیری لذت نہ چکے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں اس وقت موجود تھے اور حضرت سیدنا خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر غصہ کرتے کہ اجازت ہو تو میں بھی خدمت اقدس ﷺ میں آ جاؤں سو حضرت خالد بن سعید نے پکارا کہ اے ابوبکر! آپ سنتے نہیں کہ یہ عورت رسول پاک ﷺ کے سامنے کیا کہہ رہی ہے۔

حدیث پاک ﷺ میں بھی صراحت موجود ہے اس طرح کی صریح حدیثوں کے بعد کیا متعجبناش رہ جائے۔

اصل یہ ہے کہ تین دفعہ مطلقاً یہ کہا کہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی اور کوئی نیت نہیں تھی تو اس میں اختلاف ہے کہ تین واقع ہوگی یا ایک، حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس صورت میں امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے تک ایک مرادی جاتی تھی، یہ سمجھ کر کہ تکرید کے لئے تین بار کہا ہے، مگر خلافت عمر میں عموماً از سر نو متعہ طلاق ہی مراد ہو گئی تھی، اس لئے اس ایک طلاق کی صورت میں اسے تین طلاق قرار دینا اس روایت کا یہ مطلب ہے کیونکہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ بھی تین طلاق کا ہی ہے۔

امام درالہجرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ "موطا امام مالک" میں روایت کرتے

ہیں۔

حضرت محمد بن ایاس بن کبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں قبل جماع کے پھر اس سے نکاح کرنا چاہا پھر کیا مسئلہ پوچھنے میں بھی اس کے ساتھ گیا اس نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ پوچھا دونوں حضرات نے فرمایا کہ تجھ کو نکاح کرنا اس عورت سے درست نہیں جب تک وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے اور وہ اس سے جماع نہ کرے، وہ شخص بولا میں ایک طلاق سے وہ عورت بائن ہو گئی حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو نے تو اپنے ہاتھوں سے خود اختیار رکھو یا (یعنی ایک طلاق کافی تھی) تین طلاق بے فائدہ دی اب جب دے دی تو کیا ہو سکتا ہے بدوں حلالہ کے درست نہیں، مطلقہ خلافت کو بغیر حلالہ کے حلال کرنا گویا قرآن کریم کا مقابلہ کرنا ہے کہ قرآن کریم میں تین طلاق کے بعد صاف حکم ہے خواہ تین طلاق ایک دفعہ دی ہوں یا متفرق طور سے نہیں معلوم ہو کہ غیر مقلدوں کا یہ فتویٰ جواز ایجاب کا بلا حلالہ کے صورت مذکورہ دینا میں مخالفت اور گمراہی ہے۔ اس فتویٰ دینے والے غیر مقلدین غارت خانہ کے تھے، اللہ بے شک کو ہرگز اشتہاد و الجماعت مقلدین رحمہ اربعہ کو نہ مانتا چاہیے۔

اب حضرات صحابہ کرام و فقہاء عظام اور محدثین کی عبارات پر بھی نظر ڈال لیجئے تاکہ مسئلہ واضح طور پر سامنے آجائے۔

امیر المومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

"کہ جو کوئی اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دے تو وہ بائند ہو جائے گی، اب دوسرے شوہر سے نکاح کئے بغیر پہلے شوہر کیلئے حلال نہ ہوگی۔" (الطلاق علی امام عظام الطلاق ص ۴۲)

حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جملہ اہل بیت کا فتویٰ

"کہ آل رسول ﷺ کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ جو شخص ایک کلمہ سے تین طلاقیں دے گا اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی خواہ اس سے بہتر کسی کی بیوی نہ ہو۔"

بلکہ تمام اہل بیت کے علماء حضرت سیدنا امام حسین (زید بن علی، محمد بن علی الباقر، محمد بن عمر بن علی، جعفر بن محمد، عبداللہ بن حسن، اور حضرت محمد بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) آئمین، سب کے نزدیک تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی ہیں۔ (الطلاق علی امام عظام الطلاق ص ۴۳)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فتویٰ

"کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں اگر ایک

بار کی تین طلاقیں دے دیا پھر اس پر کیا فیصلہ ہوتا رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر تم اپنے رب کی نافرمانی کرتے اور تمہاری بیوی تم سے جدا ہو جاتی۔“ (فتح اللہ ج ۳ ص ۳۲۵ دار الفکر)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

”کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں اس پر حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں بعض لوگ اپنی ناک کو گندگی سے آلودہ کرتے ہیں پھر میرے پاس آتے ہیں مسئلہ پوچھنے کے لئے، جاؤ تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تمہاری بیوی تم پر حرام ہو گئی۔“ (کتاب الاہرام ص ۳۵)

حضرت امام طاہس بن کیاں رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

بعض غیر متقدمین خاتون نے جب سے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تین طلاقیں ایک واقعہ ہونے کی نسبت کی ہے وہ غلط اور جھوٹ ہے کیونکہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ لو کہ گندہ کا ہے اب ان کے خاص شاگرد حضرت امام طاہس بن کیاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”کہ جو ان کی طرف تین طلاقیں ایک اونے کے قول کی نسبت کرتے ہیں وہ جھوٹ کہتے ہیں۔“ (اشفاق علی الامام طاہس ص ۳۵ ج ۳)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ قرآن کریم کا کتاب اس امر پر ولایت کرتا

ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں عام اس سے کہ اس نے اس سے ہم بستری کی ہو یا نہ کی ہو تو وہ عورت اب اس شخص کے لئے حلال نہیں تا وقتیکہ وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے۔“

(کتاب الامام ج ۵ ص ۵۵۵ اوٹمن انگریزی ج ۲ ص ۳۳۳)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جس شخص نے ایک ہی کلمہ میں تین طلاقیں دے دیں تو بے شک اس نے جہالت کا ارتکاب کیا مگر اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی اور اس کے لئے وہ بھی حلال نہیں، تو کتنی جب تک وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے۔“ (کتاب الاصلہ ص ۴۴)

حضرت محمد بن اسماعیل امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”اہل علم نے فرمایا کہ اگر تین طلاقیں ایک کلمہ میں دی جائی تو اس سے حرمت غلط آجاتی ہے بیوی حرام ہو جاتی ہے۔“ (بخاری شریف ج ۲ ص ۴۷)

حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی کا فتویٰ

”امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب لوگوں سے اس بارے میں خطاب فرمایا اور ان میں جناب رسول پاک ﷺ کے صحابہؓ بھی موجود تھے جو بخوبی جانتے تھے کہ اس سے قبل رسول پاک ﷺ کے زمانے مبارک میں اس کے متعلق کیا ہوتا رہا؟ لیکن ان میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا اور نہ کسی نے حضرت سیدنا عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس حکم کو نہیں ٹالا تو یہ ایک بہت بڑی جہت ہے کہ اس کے خلاف جو پہلے ہوتا رہا وہ منسوخ ہے کیونکہ جب رسول پاک ﷺ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ایک میل پر متفق ہو جائیں تو وہ لازماً جہت ہے اور جس طرح نقل پر ان کا اجماع وہی وہ خطا ہے پاک ہے اسی طرح رائے پر بھی ان کا اجماع وہی وہ خطا ہے بری ہے۔“ (شرح حاشیہ آثار ص ۳۹۵)

حضرت امام بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جہور علماء اہلسنت و اہلجامعت کا جن میں حضرات تابعین کرام، تابع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اور بعد کے حضرات بھی شامل ہیں یہ مذہب ہے کہ تین طلاقیں تین ہی ہوں گی اور یہی امام اوزاعی، امام سفیان ثوری، امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ کا مذہب ہے۔“ (معارف النوری شرح بخاری ص ۵۳)

حضرت امام ابن ہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جہور حضرات صحابہ کرام تابعین عظام اور ائمہ مسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب ہے کہ تین طلاقیں تین ہی ہوں گی اس بات پر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔“ (فتح القدیر ص ۳۹۵)

حضرت علامہ آلوسی سید محمود بغدادی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے تو بغیر کسی نص کے تو یہ نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ جہور علماء اہلسنت و اہلجامعت کا بھی

اسی پر اتفاق ہے۔“ (روح المعانی ص ۵۵۱)

حضرت امام زرقانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جہور علماء اہلسنت و اہلجامعت تین طلاقیں کے نافذ ہونے کے قائل ہیں اس پر اجماع ہے اور اس کے خلاف قول شاذ ہے اس کی طرف اتفاق ہی نہیں کیا جاسکتا۔“ (زرقانی شرح مسالک مالک ص ۳۷۱)

حضرت ابو زکریا بن یحییٰ بن شرف امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جس شخص نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھ پر تین طلاقیں ہے تو امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور جہور علماء و خلف کا یہی مذہب ہے کہ تین طلاقیں ہی واقع ہوں گی۔“ (شرح مسلم شریف ص ۱۲۷)

حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”مقلدین ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے کہ جو تین طلاقیں و فسخہ دی جائیں تو وہ تین ہی شمار ہوتی ہیں۔“ (مجموع مسالک الفقہاء ص ۵۱)

حضرت امام حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”تحريم حده اور اسی طرح تین طلاقیں کے تین ہونے پر اسیر المؤمنین

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اتفاق و اجماع واقع ہو چکا تھا اور ان کا اجماع خود اس بات پر وال ہے کہ ان کو ناسخ کا علم ہو چکا تھا۔ اگرچہ اس سے پہلے بعض کو اس کا علم نہ ہو سکا ہو، اب جو شخص اس اجماع کے بعد اس کی مخالفت کرتا ہے تو وہ اجماع کا منکر اور اس کا تارک ہے اور جمہور اہلسنت و الجماعت کا اتفاق ہے کہ اجماع کے بعد اختلاف پیدا کرنا مردود ہے۔ (ذبح الہادی شرح بخاری شریف ص ۲۴۳)

حضرت امام محمد بن عبد الرحمن دمشقی کا فتویٰ

”حضرات ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس صورت کو بحالت حیض طلاق دینی گئی ہو جب کہ اس سے ہم بھرتی ہو چکی ہو یا ایسی حالت میں طلاق دینی گئی ہو جس میں اس سے ہم بھرتی کی گئی ہو تو یہ کاروائی تو حرام ہے مگر بالمشک طلاق واقع ہو جائے گی اور اسی طرح تین طلاقیں کا بیع کرنا بھی حرام ہے لیکن واقع ہو جائیں گی۔“

(رحمۃ اللہ برعاش میزان الفرائض ص ۲۷۱)

حضرت امام حافظ ابن القیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے پیرو ائمہ اربعہ و ائمہ بنی حنفیہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ دیکھا کہ لوگوں نے طلاق کے معاملہ میں دفعۃً تین طلاقیں دے کر حاق کا ثبوت چاہا تو ان کا شروع کر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ راشد اور ان کے دیگر خلفاء کی زبان پر شروع اور نقد یہ کی رو سے یہ حکم جاری اور ساری کر دیا جو چیز لوگوں نے اپنے اوپر لازم کر رکھی ہے اس کا اجراء اور نفاذ کروانا جائے۔“ (ایضاح القیومین ص ۱۷۱)

حضرت امام بدر الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی البعلی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”تین طلاقیں جو بیوی کو بھرتی سے پہلے دی جائیں یا بعد کو دی جائیں دونوں صورتوں کا حکم اربعہ ائمہ کے نزدیک ایک ہی ہے۔ وہ یہ کہ وہ بیوی اس شوہر پر حرام ہو جاتی ہے اور جمہور علماء اہلسنت و الجماعت کا یہ قول ہے۔“ (مختصر اہل سنت ص ۲۳۵)

حضرت قاضی محمد بن علی امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”کہ جمہور تابعین اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت اور ائمہ اربعہ اور اہل بیت کا ایک طائفہ جن میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں ایک مذہب ہے کہ تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔“ (فتاویٰ الاوقاف ص ۲۳۵)

حلالہ شرعی کی تشریح

قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ اگر شوہر بیوی کو تیسری طلاق دے دے تو وہ اس کے لئے حلال نہیں رہتی، یہاں تک کہ وہ عورت اعدت کے بعد اور دوسرے شوہر سے نکاح صحیح کرے (اور نکاح کے بعد دوسرا شوہر اس سے محبت کرے یہ شرط ہے پھر مر جائے یا از خود طلاق دے دے اور اس کی عدت گذر جائے، تب عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگی اور وہ اس سے دوبارہ نکاح کر سکے گا یہ حلالہ شرعی ہے۔

تین طلاق کے بعد عورت کا کسی سے اس شرط پر نکاح کر دینا کہ وہ صحبت کے بعد

طلاق دے دے گا، یہ شرط باطل ہے اور حضور رسول پاک ﷺ نے ایسا حلالہ کرنے والے اور کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے تاہم ملعون ہونے کے باوجود اگر دوسرا شوہر صحبت کے بعد طلاق دے دے تو عدت کے بعد عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی۔ اور اگر وہ صحبت کے بغیر طلاق دے دے تو عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

اور اگر دوسرا مرد سے نکاح کرتے وقت یہ نہیں کہا گیا کہ وہ صحبت کے بعد طلاق دے دے گا، لیکن اس شخص کا اپنا خیال یہ ہو کہ وہ اس عورت کو صحبت کے بعد فارغ کر دے گا تو یہ صورت موجب لعنت نہیں۔ اسی طرح اگر عورت کی نیت یہ ہو کہ وہ دوسرے شوہر سے طلاق حاصل کر کے پہلے شوہر کے گھر میں آباد ہونے کے لائق ہو جائے گی تب بھی گناہ نہیں۔

حلالہ کے مکروہ تحریمی ہونے کی صورت

ہدایہ اور فقہ کی دیگر کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حلالہ کو زبان سے مشروط کیا گیا ہو یعنی محفل اس عورت سے کہ جس کو اس کا شوہر تین طلاقیں دے چکا ہو یہ کہے کہ میں تم سے اس لئے نکاح کرتا ہوں کہ تمہیں اس شوہر کے لئے کہ جس نے تمہیں طلاق دی ہے، حلال کر دوں یعنی میں تم سے صرف اس لئے نکاح کرتا ہوں کہ میں جماع کے بعد تمہیں طلاق دے دوں تاکہ تمہارے پہلے شوہر کے لئے تم سے دوبارہ نکاح کرنا حلال ہو جائے ایسا وہ صورت محفل سے یوں کہے کہ میں تم سے اس لئے نکاح کرتی ہوں کہ میں اپنے پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جاؤں تو اس صورت میں حلالہ مکروہ تحریمی ہو گا۔ ہاں اگر زبان سے یہ نہ کہا جائے نہ حریت میں یہ بات ہو تو پھر محفل نہ قابل مواخذہ نہ کا اور نہ لعنت کا مورد ہو گا کیونکہ اس صورت میں یہ ہی کہا جائے گا کہ اس کا مقصود واصل اصلاح احوال ہے۔

حضرت امام کمال الدین ابن ہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر اس عورت نے کہ جس کو تین طلاقیں دی جا چکی ہیں غیر نکاح سے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا اور پھر اس نے اس کے ساتھ جماع بھی کر لیا۔ تو اس صورت میں پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی، چنانچہ فتویٰ اسی قول پر ہے۔

محفل اور محفل لہ پر رسول پاک ﷺ کی طرف سے لعنت

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحلل والمحلل لہ

”حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے محفل اور محفل لہ پر لعنت فرمائی ہے۔“

(سنن شریف کتاب الطلاق ۵/۴۷۷)

اب یہاں ”المحلل والمحلل لہ“ میں دو باتیں سمجھنے کی ہیں!

پہلی بات:

پہلی بات یہ ہے کہ بشرط حلالہ نکاح کرنا کیسا ہے، تو یہ بات بالاطلاق مذموم ہے اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

دوسری بات:

اگر اس طرح بشرط حلالہ کسی نے نکاح کر لیا تو اس کی دوسورتیں ہیں۔

پہلی صورت:

بغیر شرط حلالہ کے نکاح کیا صرف اس کے دل میں تھا کہ میں جماع کرنے کے بعد

طلاق دے دوں گا تو اس مسئلہ کے بارے میں حضرات ائمہ احناف رحمہم اللہ کی کتب فقہ میں تحریر ہے کہ یہ صورت مذموم نہیں بلکہ دوسکتا ہے کہ شاید اس پر ثواب بھی مل جائے۔

دوسری صورت:

اگر بشرط حلالہ نکاح کیا کہ جماع کے بعد اس کو طلاق دوں گا اس صورت میں اختلاف ہے کہ یہ نکاح منعقد ہو گا یا نہیں پھر اگر نکاح منعقد ہو گیا تو یہ شوہر اول کے لئے حلال ہو جائے گی یا نہیں۔

حضرات ائمہ احناف رحمہم اللہ کے نزدیک یہ نکاح منعقد ہو جائے گا اگرچہ یہ شرط باطل ہے اور اگر شوہر ثانی نے جماع کر کے طلاق دے دی یا انتقال ہو گیا تو یہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہو جائے گی اس کی دو دلیلیں ہیں۔

پہلی دلیل:

پہلی دلیل یہی حدیث ہے اگر نکاح ثانی منعقد نہ ہوتا تو نکاح ثانی محلل اور شوہر اول محلل نہ نہیں بنتا۔

دوسری دلیل:

حضرت محدث عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بشرط حلالہ نکاح کیا تھا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو ارشاد فرمایا کہ تم اس نکاح پر قائم رہو یا طلاق دو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔

حضرات ائمہ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کا استدلال یہ ہے کہ جب دوسرے شوہر کو نکاح پر قائم رہنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ یہ بات علامت ہے اس بات کی کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نکاح کو جائز سمجھتے تھے تو اس عورت سے جماع بھی جائز ہے تو طلاق دینے سے شوہر اول کے لئے حلال بھی ہو جائے گی۔

جبور البہست والہماست سلف و خلف رحمہم اللہ کے نزدیک اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تو اس شخص کی بیوی پر طلاق منعقد ہو جائے گی چاہے وہ تین طلاقیں متفرق دی ہو یا مجتمع طور پر دی گئی ہو چاہے ایک لفظ کے ساتھ دی ہو یا کئی الفاظ کے ساتھ چاہے ایک مجلس میں دی گئی ہو یا کئی مجلسوں میں بہر حال رجوع کی اب کوئی گنجائش نہیں اب یہ عورت بغیر حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہوگی جب دوسرے شوہر سے نکاح کیا تو پھر دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت:

دوسرے شوہر نے بعد جماع طلاق دی یا بعد جماع انتقال ہو گیا تو یہ پھر شوہر اول کے لئے حلال ہو جائے گی۔

دوسری صورت:

دوسرے شوہر نے قبل جماع طلاق دی یا قبل جماع انتقال ہو گیا تو حلال نہیں ہوگی اس صورت کے متعلق اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر اول کے لئے حلال ہونے کی شرط جماع ہے۔ یہ جبور البہست والہماست سلف و خلف رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ و دہم نوالہ تمام مسلمانوں کو صحیح صحیح دین کے احکامات کو سمجھنے کی اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (امین)

اور ہر قسم کی مخالفت و گمراہی سے بچنے اور بچانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (امین)

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد

والہ وصحبہ اجمعین

واللہ التوفیق

فابک زیر تعلیم شفیق الامت

عاصی و خاشی محمد جاوید عثمان مبین علی عنہ

۱۵ / شعبان ۱۴۳۱ھ ۲۰۱۰ء



تصانیف

محمد جاوید عثمان مبین

خلیفہ مجاز

شفیق الامت حضرت مولانا شاہ محمد فاروق صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

○ مناجات مصطفیٰ ﷺ (از طبع)

○ تہذیب و ادب الیوس کی شرعی حیثیت

○ نماز جنازہ کے بعد کی دعا کا حکم

○ درود و سلام پر مفصل گفتگو

○ قرآن و سنت کی روشنی میں ایصال ثواب کی اہمیت

○ ایک مجلس کی تین طلاق

○ عدنیہ منورہ کی عظمت و محبوبیت

○ فرض نمازوں کی بعد از قیام دعا کا ثبوت

○ اسلام اور نکاح (از طبع)

○ شب بان کی پندرہویں رات کی حقیت

ملنے کا پتہ

اسلامی کتب خانہ

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی نمبر ۵